# خوش لباسی اور تجمل و آرائش۔ فوائد و مضمرات: سیرت النبیؐ اور عصری تحقیقات کا تقابلی مطالعہ

## Implications of Well dressing and adornments
## (A comparative study of Seerah and contemporary concepts)

**Dr. Hafsa Nasreen**
*Incharge Department of Urdu encyclopedia of Islam*
*University of the Punjab Lahore*
*Email: Dr.hafsa105@gmail.com*

**Abstract**
The purpose of this research is to provide a critical review of the perception that a pleasing personality and dress or attire has a key role in success; that your attire decides how people would deal you. This paper is actually a comparative study of Western and Islamic concepts about dressing well. It is assumed and generally accepted that "Dressing well" and having a pleasing personality as a key to success" is a concept introduced by West. But we see that Islam advocates refining one's personality, beauty and enhancement of personal style. Prophet Muhammad ﷺ said "Allah is beautiful and likes beauty." Ibn Taymiyyah said that the beauty Allah likes includes seemly clothing (along with other assemblage on body). Hence it could be said that Allah likes all beautiful things. Therefore a Muslim ought to be recognize by neat dress, cleanliness and graceful appearance. Once, during a journey, Prophet Muhammad ﷺ directed his companions by saying "You are on your way to meet your brothers, wear handsome garb and make right your riding so you appear distinct among people as a Fleck (on a beautiful face]. Allah does not like roughness nor rough manners." So in the light of authentic Islamic sources it is clear that Qur'ān and Sunnah encourages refinement of personality, dressing well, special attention on one's attire. So the concept of having a pleasing personality is truly an Islamic concept and not a Western one.
**Keywords:** Pleasing personality, attire, dressing well, beauty in Qur'ān and Sunnah

### ابتدائیہ:

لباس کو بالعموم فرد کا تعارف تصور کیا جاتا ہے۔ عصری مغربی تحقیقات کے مطابق انسان کا لباس علامتی معنی کا حامل ہوتا ہے اور نہ صرف فرد کی نفسیات، اس کی کارکردگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے بلکہ اس کے مزاج پر بھی نیز اچھا لباس ڈیپریشن اور اداسی سے نکالنے کا ذریعہ بنتا ہے بنابریں دنیوی کامیابی و کامرانی کے حصول کے لوازم میں سے ایک خوش لباسی و متاثر کن شخصیت کو گردانا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اسلام کا تصور لباس بالعموم سادگی پر مشتمل بتایا جاتا ہے اور اس باب میں اسلام کی تعلیمات بتائی جاتی ہیں کہ اسلام سادگی و قناعت کا درس دیتا ہے نیز لباس اور ظاہری تراش خراش پر توجہ دینا وقت کا ضیاع بھی ہے اور فضول خرچی بھی بلکہ بسا اوقات اسے اسراف و تبذیر کے

زمرے میں شامل کیا جاتا ہے بلکہ ایک نہایت غلط تصور بھی پایا جاتا ہے کہ شاید ابتر حلیہ، پراگندہ بال، خود سے یکسر لاپرواہی و بے نیازی ہی مومنانہ شان ہے۔ یہ اسلام کے اصل تصور سادگی سے غلط استدلال ہے۔

اوراق امہاتِ سیرت شاہد ہیں کہ آپؐ کی حیات مبارکہ بلاشبہ سادگی و قناعت کا عدیم النظیر نمونہ تھی اس کے باوصف آپؐ انتہائی باوقار، خوش وضع، نفیس انسان تھے۔ بلاشبہ آپؐ پیوند لگے لباس بھی پہنتے لیکن عمدہ لباس کا اہتمام بھی فرماتے۔ بالوں کی تراش خراش، ان کی اصلاح، خوشبو کے استعمال، فطری حسن کی حفاظت و نگہداشت کا باقاعدگی سے اہتمام فرماتے۔ مقالہ ہٰذا میں اسی اہم نقطے یعنی اسلام کے تصور خوش لباسی پر مستند مصادر سے دلائل پیش کیے گئے ہیں جو اس امر کی تثبیت کے لیے کافی ہیں کہ فرد کی ذاتی اور شخصی آرائش و تجمل، جب تک کہ اسراف و تبذیر کے حد میں داخل نہ ہو، مستحسن ہے۔ جہاں تک شخصیت پر اس کے اثرات کے حوالے سے مغربی دلائل کا تعلق ہے تو یہ عصری تحقیقات دراصل اسلامی تعلیمات کی تصدیق و توثیق کر رہی ہیں اور ثابت کر رہی ہیں کہ اسلامی تعلیمات بلاشبہ دین و دنیا کے ہر ہر پہلو اور ہر گوشے کو محیط ہیں۔

مقالہ ہٰذا کے جزو اول بعنوان "خوش لباسی و خوش وضعی۔ مغربی تصورات" میں خوش لباسی کے فوائد و مضمرات پہ مغربی تحقیقات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ جزوِ دوم بعنوان "خوش لباسی و خوش وضعی۔ اسلامی تعلیمات" میں قران و سنت اور معتبر اسلامی مصادر کی روشنی میں خوش لباسی اور خوش وضعی کے حوالے سے اسلامی تصورات حضورؐ اسوۂ حسنہ اور تعامل صحابہ بالاختصار پیش کیے گئے ہیں۔ آخر میں خوش لباسی اور ذاتی تجمّل و آرائش کے چند فوائد پیش کیے گئے ہیں۔

## جزو اوّل: خوش لباسی و خوش وضعی۔ مغربی تصورات

لباس یعنی "Dress" کی جدید ترین تعریف کچھ یوں ہے

"Dress of an individual is assemblage of modifications to the body"(1)

مغرب میں لباس یعنی انسان کے پہناوے، اس کے مجموعی حلیے اور وضع قطع کے اثرات پر تحقیقات کا آغاز باقاعدہ طور پر 1950ء میں ہوا۔ اس پر Case Studies ہوئیں گویا اسے عمرانیات کے ایک سنجیدہ موضوع کے طور پر لیا جانے لگا(2)۔ چنانچہ ایک فرد کے حلیے اس کی وضع قطع، اس کے پہناوے کے ان اثرات پر جو خود اس کی ذات پر پڑتے ہیں اور دوسری طرف جو دوسروں پر مرتب ہوتے ہیں، کافی کام کیا گیا۔ اس ضمن میں متعدد تحقیقات ہوئیں جن سے ثابت ہوا کہ لوگ کسی فرد کے بارے میں جو رائے قائم کرتے ہیں اس میں فرد کے ظاہری حلیے، اس کی وضع قطع کا اساسی کردار ہوتا ہے(3) کیونکہ انسان کا لباس اس کے عقائد، اس کے تصوراتِ حیات، اس کے محسوسات کا

مظہر اور عکاس ہوتا ہے(4)۔ سوان جدید تحقیقات کے مطابق آپ اپنی شخصیت کو جس انداز میں معاشرے میں پیش کرتے ہیں اسی کے مطابق لوگ آپ سے سلوک کرتے ہیں۔یعنی لوگوں کے رویے پر انسان کے حلیے کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں(5)۔ لباس چونکہ علامتی معنی کا حامل ہوتا ہے لہٰذا وہ لباس پہننے والے کے اپنے اوپر بھی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کے محسوسات اس لباس کے مطابق ہوتے ہیں۔ اس کی ایک اہم مثال وہ سفید لیب کوٹ ہے جو ڈاکٹر پہنتے ہیں۔ اس کے ساتھ خاص تصورات و احساسات منسلک ہوتے ہیں بنا بریں ڈاکٹرز بہت چوکنے، فعّال، ہوشیار ہوتے ہیں۔(6)

2010ء میں اس نکتے پر تحقیقات کا آغاز ہوا کہ کیا لباس کا رنگ پہننے والے کی شخصیت، اس کی ذہنی کیفیت و محسوسات و مزاج پر اثر انداز ہوتا ہے؟(7) چنانچہ اس سلسلے میں متعدد تجزیے (Survey) اور case studiesہوئیں۔ اس سروے کے دوران ایک کھیل میں ایک ٹیم کے کھلاڑیوں کو سفید اور دوسری ٹیم کے کھلاڑیوں کو سیاہ لباس بطور یونیفارم پہنائے گئے۔ دیکھا گیا کہ سفید لباس پہننے والے پر سکون انداز میں کھیلے جب کہ کالے لباس والوں کو غیر ضروری طور پر جارحیت کا مظاہرہ کرتے پایا گیا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ سفید لباس پہننے والے کے لیے ذہنی سکون اور تحمل کا وسیلہ بنتا ہے(8)۔ انسان پر اس کا پہناوا کتنے گہرے اثرات مرتب کرتا ہے اس کی ایک کافی اور شافی مثال اس تجزیے سے ملتی ہے جس میں چند لوگوں کو دھوپ کے چشمے لگائے گئے۔ چشمے بظاہر نامور Brandکے تھے۔ تاہم کچھ چشمے جعلی تھے ان پر اس Brandکا صرف نام استعمال ہوا تھا اور جن لوگوں کو یہ جعلی چشمے پہنائے گئے تھے انہیں معلوم بھی تھا کہ یہ جعلی ہیں۔ تحقیقات و تجزیے کے بعد ثابت ہوا کہ جن لوگوں نے یہ جعلی چشمے لگا رکھے تھے ان کے ہاں دوسروں کو دھوکے باز، بددیانت اور دروغ گو سمجھنے کی شرح بہت زیادہ تھی بہ نسبت ان کے جنہوں نے اصل کمپنی کے چشمے لگا رکھے تھے(9)۔ گویا انسان نے جو کچھ پہن رکھا ہوتا ہے اور جس حلیے میں وہ رہتا ہے اس کے اثرات لاشعوری طور پر اس کی سوچ کی تشکیل پر مرتب ہوتے ہیں۔ سطور بالا میں انسان کے حلیے، اس کی وضع قطع، لباس کے مجموعی اثرات کے حوالے سے مغربی یورپی تحقیقات کا ملخص پیش کیا گیا۔ ان تحقیقات کی بنا پر اہلِ مغرب کے ہاں pleasing personalityاور Role of dress in success جیسے مباحث نے جنم لیا۔ ان پر کام ہونے لگا اور پھر شدّ و مد سے ان کا پرچار ہونے لگا۔ سو اب خوش لباسی اور متاثر کن شخصیت کو کامیابی و کامرانی کے لوازم میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ دنیا کی Best Sellersکتب میں سے ایک *The Laws of Success* میں کامیابی کے قوانین بیان کرتے ہوئے نپولین ہل نے متاثر کن شخصیت کے عناصر ترکیبی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

Clothe yourself in a style that is becoming to your physical build and the work in which you are engaged.(10)

ہم مرعوبیت کے مارے مسلمان "کامیابی" کے دیگر "اسرار" کی مانند اسے بھی اہلِ مغرب کی ایجاد سمجھتے ہوئے اسے وہیں سے بصد تشکر و امتنان مستعار لینے کی کوشش کرتے ہیں جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ حکمت کی بات مومن کا گمشدہ خزانہ ہے وہ اسے کہیں سے بھی پائے اس کا زیادہ حقدار ہے لیکن قبل ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اسے اپنے علمی ورثے میں تلاش کرلیں۔

موضوع زیرِ بحث کے حوالے سے قرآن و سنت کی جانب رجوع کیا جائے تو وہاں شخصیت کی تراش خراش اور آراستگی و پیراستگی کے حوالے سے ایسی جامع اور کافی و شافی مبنی بر اعتدال ہدایات ملتی ہیں جن کے بعد کسی اور کی طرف دیکھنے کی چنداں احتیاج باقی نہیں رہتی۔ سطور زیریں میں ایک باوقار، متاثر کن شخصیت کی تشکیل کے لیے اسلامی طرزِ حیات سے ماخوذ اصول پیش کیے جا رہے ہیں۔

## جزو دوم: خوش لباسی و خوش وضعی۔ اسلامی تعلیمات

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں

ان اللہ جمیل ویحب الجمال(11)

"بے شک اللہ تعالی خوب صورت ہیں اور خوب صورتی کو پسند فرماتے ہیں"

قران کریم میں جابجا "زینت" اور اسی کے دیگر مشتقات پائے جاتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں "آراستگی، بناؤ سنگھار، سجاوٹ کا کام، زیب و زینت کا عمل، ترتیب و تنظیم کار..."(12)

مثلاً اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَلَقَد زَيَّنَّا السَّمَآ ءَ الدُّنيَا بِمَصَابِيحَ ...(13)

"ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے"

اور

وَ لَقَد جَعَلنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِينَ (14)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالبَنِينَ وَ القَنَاطِيرِ المُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الفِضَّةِ وَ الخَيلِ المُسَوَّمَةِ وَ الاَنعَامِ وَ الحَرثِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الحَيٰوةِ الدُّنيَا وَ اللّٰهُ عِندَه حُسنُ المَاٰبِ (15)

لباس جو ستر پوشی کے لیے مستعمل ہے، کے بارے میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

يٰبَنِيَ اٰدَمَ قَد اَنزَلنَا عَلَيكُم لِبَاسًا يُّوَارِى سَواٰتِكُم وَ رِيشًا (16)

"اے اولادِ آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا تا کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانپے اور تمہارے جسم کے لیے حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو"

اللہ کریم نے انسانوں کی سواری کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں تک کو سبب جمال و آرائش قرار دیا۔ فرمایا:

وَّ الخَيلَ وَ البِغَالَ وَ الحَمِيرَ لِتَركَبُوهَا وَ زِينَةً (17)

"اس نے گھوڑے، خچر، گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی رونق بنیں"

اسی مفہوم یعنی خوب صورتی خوش نمائی بیان کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جمال کا لفظ استعمال فرمایا:

وَ لَكُم فِيهَا جَمَال حِينَ تُرِيحُونَ وَ حِينَ تَسرَحُونَ (18)

"تمہارے ان مویشیوں میں تمہارے لیے جمال ہے جب کہ صبح تم چرنے کے لیے بھیجتے ہو اور شام کو انھیں واپس لاتے ہو"

اسی طرح حدیث میں زینت اور اس کے مشتقات ملتے ہیں مثلاً

زينو القرآن باصواتكم (19)

آپؐ کی حیات مبارکہ کا ہر گوشہ آپؐ کا ہر عمل نفاست، آرائش و تزئین، زینت و تجمل کی خاص اہتمام کی عکاسی کرتا ہے۔ آپؐ روزمرہ زندگی میں ہر کام میں نظافت و طہارت کے ساتھ ساتھ سلیقے، خوب صورتی اور خوش نمائی کا خاص اہتمام فرماتے۔ ایک بار کسی صحابی کی قبر تیار کی گئی جو ذرا سی ٹیڑھی تھی آپؐ نے اسے سیدھا کرنے کا حکم دیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اس سے بے چاری میت کو کیا فرق پڑے گا فرمایا

اما انها لاتضر ولا تنفع و لكن تضرّ بعين الحيّ فان العبد اذا عمل عملا احب الله ان يتقنه (20)

"بے شک اس سے نہ میت کو نقصان پہنچتا ہے نہ فائدہ۔ لیکن اس سے دیکھنے والی آنکھ کو ضرور نقصان [بے چینی و ناپسندگی] ہوتا ہے۔ اللہ کو پسند ہے کہ اس کا بندہ جب کوئی کام کرے تو اسے اچھی طرح کرے"

یعنی سلیقے طریقے سے کیا ہوا کام آنکھوں کو بھلا محسوس ہوتا ہے۔ حتّٰی کہ آپؐ نے کفن تک کے بارے میں فرمایا کہ

اذا كفن احد كم اخاه فليحسن كفنه (21)

آپؐ کے فرامین مبارک اور طرزِ حیات سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ کو بدوضعی، پراگندگی سخت ناپسند تھی۔ ایک بار آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک صاحب مسجد میں داخل ہوئے جن کے سر اور داڑھی کے باہر اُلجھے

ہوئے اور بکھرے ہوئے تھے آپؐ نے ان کی طرف کچھ اشارہ فرمایا گویا حکم دے رہے ہوں کہ اپنے بال اور داڑھی درست کریں۔ ان صاحب نے جا کر حسبِ حکم اصلاح کی واپس آئے تو آپؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا "کیا یہ اچھا نہیں ہے اس بات سے کہ تم میں سے کوئی سر کے بال یوں پریشان کیے ہوئے آئے گویا وہ شیطان ہے "(22)۔

صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا۔ العینیؒ لکھتے ہیں: حضرت عمرؓ فاروق نے ایک شخص کو دیکھا جس کی ڈاڑھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ تراش خراش کا کوئی اہتمام نہ تھا۔ آپؓ نے اسے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا پھر قینچی منگوائی اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ ایک بالشت کے نیچے جتنا حصہ ہے وہ کاٹ دیا جائے اس کام سے فارغ ہو کر فرمایا:

یترک احد کم نفسه کانه من السباع(23)

"تم میں سے بعض لوگ اپنے آپ کو اس طرح چھوڑ دیتے ہیں گویا وہ درندوں میں سے ہیں"

مذکورہ بالا چند مثالیں اسلام کے تصور نفاست اور خوش وضعی، سلیقے قرینے پر دلالت کرتی ہیں جو زندگی کے ہر شعبے کو محیط ہے۔ انھی میں سے ایک انسان کی ظاہری وضع قطع، اس کا حلیہ، اس کی شخصیت (appearance) ہے۔ جس کا اکمل نمونہ آپؐ کی ذاتِ اقدس ہے۔ آپؐ گو سادگی اور استغناء کے ارفع درجے پر تھے لیکن اس سادگی میں، اس بے نیازی میں سلیقے قرینے، اپنے موئے مبارک سے نعلین مبارک تک ہر چیز کی نظافت و خوش نمائی پر خاص توجہ فرماتے کہ آپؐ نہایت سادہ لباس میں بھی نہایت خوش کن شخصیت (pleasing personality) کے مالک تھے۔ لہٰذا اپنے حلیے، اپنی وضع قطع میں نفاست، خوب صورتی کا اعتدال و توازن کے ساتھ خیال رکھنا عین شریعت کا مطلوب و مقصود ہے۔ جائز حد تک شخصی آرائش و تجمل، زیب و زینت مستحسن ہے۔ بدوضعی یا مست قلندر دکھائی دینا، خود سے یکسر لاپرواہ رہنا مومن کے لیے ناپسندیدہ عمل ہے۔ حضرت ابو حازمؓ فرماتے ہیں نبی اکرمؐ کی خدمت اقدس میں ایک صاحب نہایت بوسیدہ حالت میں آئے۔ آپؐ نے پوچھا تمھارے پاس مال نہیں ہے؟ کہا ہاں اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ اونٹ ہیں گائے بکری ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "جس کے پاس مال ہو چاہیے کہ وہ اس کا اثر ظاہر کرے یہ تکبر نہیں شکر نعمت ہے"۔(24) ایک بار آپؐ قبر کے حوالے سے وعید فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ متکبر کو پسند نہیں کرتا"۔ سامعین میں سے ایک شخص نے پوچھا: اللہ کی قسم، یا رسول اللہ میں کپڑے اُجلے دھوتا ہوں۔ ان کی سفیدی مجھے خوش نما معلوم ہوتی ہے۔ میں اپنے جوتے کے تسمے اور کوڑے کی رسی بھی اچھی پسند کرتا ہوں تو کیا یہ کبر ہے؟ فرمایا نہیں کبر تو یہ ہے کہ تو حق کو ذلیل کرے اور لوگوں کی تحقیر کرے"۔(25) جناب ابو الاحوصؓ (عوف) اپنے والد (مالک بن نضلہؓ) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے گھٹیا لباس پہن رکھا تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا "کیا تمھارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے پوچھا کس قسم کا؟

میں نے عرض کیا" اللہ نے مجھے اونٹ بکریاں، گھوڑے، غلام ہر طرح کا مال عنایت فرمایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تمھیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت اور احسان کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہیے"۔(26)

گویا حسب استطاعت اپنے حلیے، اپنی وضع قطع کو بہترین اور دیدہ زیب رکھنا مومن کا فریضہ ہے۔ ایک خوش گوار شخصیت کی تشکیل کے لیے درج ذیل پہلوؤں پر توجہ رکھنا لازم ہے:

## 1-لباس:

لباس شخصیت کا تعارف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے لباس کو ستر پوشی کے ساتھ زیب و زینت کا ذریعہ بھی قرار دیا۔

**یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَد اَنزَلنَا عَلَیکُم لِبَاسًا یُّوَارِی سَو اٰتِکُم وَ رِیشًا ...**

سورہ اعراف کی اس آیت کے ذیل میں مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں:

"لباس کا اولین مقصد تو ستر پوشی ہے لیکن زیب و زینت بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔ قدرت نے جو چیز بھی بنائی ہے اس میں مختلف پہلو ملحوظ رکھے ہیں اور یہ سارے ہی پہلو ہماری فطرت کے تقاضوں کے مطابق ہیں۔ ستر پوشی کے لیے تو لنگوٹی بھی کافی تھی لیکن قدرت نے اتمام نعمت کے طور پر ہمارے لیے ایسے لباس کا انتظام فرمایا جو ستر پوش بھی ہو، سردی اور گرمی سے بھی ہماری حفاظت کرے اور اس سے ہماری شخصیت، ہمارے وقار، ہمارے حسن اور ہماری شان میں بھی اضافہ ہو۔ ان میں سے کوئی مقصد بھی بجائے خود معیوب نہیں ہے البتہ افراط و تفریط سے جس طرح ہر چیز میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے، اسی طرح اس میں بھی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔(27)

قرطبی کے مطابق ریشاً سے مراد وہ زینت ہے جو مال اور لباس کے سبب حاصل ہو۔ ریشاً سے مراد وہ لباس ہے جو آدمی زینت و جمال کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ستر چھپانے کے لیے تو مختصر سا لباس کافی ہوتا ہے۔ مگر ہم نے تمھیں اس سے زیادہ لباس اس لیے عطا کیا کہ تم اس کے ذریعے زینت و جمال حاصل کر سکو اور اپنی ہیئت کو شائستہ بنا سکو۔(28) اسی طرح ماجدیؒ لکھتے ہیں لباس کا مقصد ستر پوشی کے سوا زینت و آرائش بھی ہے۔ مغربی فلسفیوں نے بھی لباس کی ایک غایت زیب و زینت بتائی ہے۔(29)

لباس کی ایک معاصر تعریف کچھ یوں ہے:

"Dress of an individual is assemblage of modifications to the body"(30)

اس تعریف کے مطابق انسان کا پہناوا، اس کے بالوں کی تراش خراش، ہر وہ چیز جو اس نے زیب تن کر رکھی ہے لباس کے ذمرے میں آتی ہے۔ آنجنابؐ کی حیات مبارکہ جو ہمارے لیے اسوہ کامل اور مشعل راہ ہے، اس معاملے میں بھی رہنمائے کامل ہے۔ چند امثلہ برائے ملاحظہ ہیں۔

کتب سیرت کے مطالعے سے آپؐ کی خوش لباسی اور بالخصوص خاص مواقع پر اچھے کپڑے زیب تن کرنے کے دلائل ملتے ہیں۔ ایسے مواقع پر آپؐ کبار صحابہ کو بھی اچھی طرح تیار ہونے کا حکم دیتے تھے۔ حضرت جندبؓ بن سکیت سے روایت ہے کہ میں اس وقت آپؐ کی خدمت میں حاضر تھا جب کندہ کا وفد آیا۔ آپؐ نے یمانی حلّہ پہن رکھا تھا۔ اسی طرح حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ فاروق نے بھی عمدہ کپڑے پہن رکھے تھے۔(31)

مختلف مواقع پر آپؐ نے مختلف منقش چادریں استعمال فرمائیں۔ مختلف روایات کے مطابق آپؐ نے وقتاً فوقتاً سبز دھاری دار، لال دھاری دار، کالی، زعفرانی چادریں استعمال فرمائیں۔ آپؐ جمعہ اور عیدین میں خاص طور پر اس طرح کی چادریں سر پر اور کبھی کندھوں پر رکھ کر جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔(32)

آپؐ نے نمستین پہن کر نماز پڑھائی۔ آپؐ دباغت شدہ کھال کی نمستین پہن کر نماز پڑھانے کو پسند فرماتے تھے(33)۔ آپؐ نے ریشم وسندس کی بُنائی، ریشم وسندس کے نقش ونگار والی نمستین بھی زیبِ تن فرمائی۔(34)

حضرت عبد اللہؓ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو نہایت خوب صورت حلہ (لباس) زیب تن کیے ہوئے دیکھا۔(35) حضرت جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقائے نامدار کو دیکھا آپؐ نے سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن فرما رکھا تھا۔(36) حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپؐ نے سرخ جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے آپؐ سے بڑھ کر حسین وجمیل انسان نہیں دیکھا۔(37) روایات کے مطابق آپؐ یمن کے بنے ہوئے روئی اور کتان کے لباس زیب تن فرمایا کرتے(38)۔ اسحٰق بن عبد اللہ فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے 27 اونٹنیوں کے عوض ایک (حلّہ) جوڑا خریدا اور اسے زیب تن فرمایا۔(39) پہلے بھی ذکر کیا جاچکا ہے کہ وفود سے ملاقات کے وقت آپؐ خاص طور پر عمدہ لباس کا اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ اللہ کا وہ لباس جسے پہن کر آپؐ وفود سے ملاقات فرماتے تھے، اس میں ایک چادر تھی جو حضر موت کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا طول چار ہاتھ (اوسطاً 2 میٹر، 16 سینٹی میٹر) اور عرض دو ہاتھ اور ایک بالشت تھا(40)۔ ستر پوشی کے ساتھ ساتھ لباس بلاشبہ زیب وزینت کا ذریعہ ہے۔ اس پر استشہاد اس دعا سے بھی ہوتا ہے جو آپؐ نے نیا کپڑا پہن کر پڑھنے کی ترغیب دلائی:

الحمد لله الذی کسانی ما أواری عورتی و اتجمل به فی حیاتی(41)

"شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں"۔

آپؐ صحابہ کو اسی خوش لباسی کی تاکید فرماتے۔ حضرت ابو درداءؓ نے آپؐ کے ایک صحابی ابن حنظلیہ سے آنجنابؐ کا یہ فرمان مبارک روایت کیا ہے[جس میں آپؐ سے کسی نصیحت کی درخواست کی گئی تھی]۔ آپؐ نے فرمایا"اپنی سواریوں کو درست کرلو اور اپنے لباس کی اصلاح کرلو حتّٰی کہ ایسے ہو جاؤ گویا کہ تم ان میں سے بہت نمایاں افراد ہو"۔(42) ابو الشیخ روایت کرتے ہیں کہ رحمت دو عالم کا ایک جبہ تھا جو انمار کے صوف سے بنا ہوا تھا۔ آپؐ نے اسے پہنا اور بہت پسند کیا۔ رسول اللہ اپنا دست مبارک اس پر پھیرتے جاتے اور فرماتے انظر وا ما احسنها "ذرا دیکھو تو یہ کتنا خوب صورت ہے۔ اسی مجلس میں ایک اعرابی بھی موجود تھا۔ اس نے عرض کیایا رسول الله اهبهالی "یارسول اللہ یہ جبہ مجھے عطا فرمایئے" آپؐ نے اسی وقت یہ جبہ اتارااور اس اعرابی کے حوالے کر دیا۔(43)

آپؐ صحابہؓ کو اچھے حلیے میں دیکھ کر اظہارِ مسرت فرماتے اور دعا دیتے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے سیدنا عمرؓ کو سفید رنگ کا کپڑا پہنے دیکھا تو پوچھا یہ نیا ہے یا دھویا ہوا ہے؟ ابن عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ نہیں معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ نے کیا جواب دیا تھا۔ تو نبی کریمؐ نے انھیں دعا دی:

البس جديدا و عش حميدا و مت شهيدا

"تم نیا لباس پہنو، قابل تعریف حالت میں زندگی گزارو اور شہادت کی موت پاؤ"۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپؐ نے یہ دعا بھی دی تھی کہ اللہ تمھیں دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے۔(44) اسی طرح حضرت ابو رجاؒ عطاردی کہتے ہیں ہمارے سامنے حضرت عمران بن حصینؓ آئے انھوں نے اون اور ریشم سے بنی چادر زیب تن کر رکھی تھی۔ ہم نے اس سے پہلے اور اس کے بعد ایسی چادر نہیں دیکھی۔ نبیؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: جس کو اللہ نے نعمتیں عطا کر رکھی ہوں تو اللہ پسند کرتا ہے کہ اپنی مخلوق پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔(45)

## بالوں کی اصلاح و آرائش:

آپؐ اپنے بالوں کی اصلاح، تراش خراش کا بہت اہتمام فرماتے۔ آپؐ کے بال کبھی پراگندہ، ناتراشیدہ، بکھرے ہوئے نہیں دیکھے گئے۔ آپؐ بالوں کو سنوارنے کے لیے تیل استعمال فرماتے اور اتنی مقدار میں کرتے کہ عمامے کو تیل سے محفوظ رکھنے کے لیے سر پر ایک کپڑا ڈالا کرتے جو تیل سے شرابور ہوتا تھا۔(46) آپؐ بال سلجھانے کا اتنا

اہتمام فرماتے کہ رات کو سونے کے لیے بستر پر تشریف لے جانے لگتے تو وضو کرنے کے بعد کنگھی کرتے اور پھر لیٹتے(47)۔ آپؐ نے بال سنوارنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ مثلاً

عن عائشۃؓ ان النبیؐ قال اکرموا الشعر (48)

"حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

من کان لہ شعر فلیکرمہ (49)

"جس کے بال ہوں وہ ان کی تکریم کیا کرے"

اور

ان اتخذت شعرا فاکرمہ(50)

"اگر تمھارے بال ہوں تو ان کی تعظیم کیا کرو"

بالوں کی تراش خراش میں سلیقے کا اہتمام ضروری قرار دیا گیا۔ آپؐ نے ایک بچہ دیکھا جس کے بعض بال منڈوائے ہوئے تھے اور بعض چھوڑے ہوئے۔ آپؐ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرماتے ہوئے فرمایا "سر کے سارے بال منڈوا دیا کرو یا پھر سارے چھوڑ دیا کرو"(51)۔ اس سے بآسانی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ عصر حاضر میں سٹائل کے نام پر بے ڈھنگے انداز میں کچھ بال رکھنے اور باقی منڈوا دینا کس قدر ناپسندیدہ عمل ہے۔

## خضاب کا استعمال:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا "بڑھاپے کا رنگ بدلو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو"(52)۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ ابن سیرینؒ سے روایت کرتے ہیں ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا ھل کان رسول اللہ یخضب "کیا رسولؐ اللہ خضاب لگاتے تھے؟ انھوں نے بتایا "بے شک رسولؐ اللہ حنا اور کتم کا خضاب استعمال فرماتے تھے۔ اگرچہ آپؐ کے گنتی کے ہی بال سفید ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ نے بھی حنا اور کتم سے بنایا ہوا خضاب استعمال فرمایا(53)۔ آپؐ کے فرمان مبارک کے مطابق حنا یعنی مہندی اور کتم بالوں کا رنگ تبدیل کرنے کے لیے بہترین اشیاء ہیں(54)۔ کتم ایک پودا ہے جسے مہندی میں ملا کر بالوں کو رنگنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا رنگ تادیر قائم رہتا ہے۔ اسی پودے کی جڑوں کو پانی میں جوش دے کر کتابت کے لیے سیاہی تیار کی جاتی ہے(55)۔ نسائی کی روایت کے مطابق آپؐ اپنی ریش مبارک کو ورس اور زعفران سے رنگ کرتے تھے(56)۔

## خوشبو کا استعمال:

ایک خوش گوار اور متاثر کن شخصیت کی تشکیل میں خوشبو اساسی کردار کی حامل ہے۔ اس باب میں اسوۂ رسولؐ کو دیکھا جائے تو خوشبو کے بکثرت استعمال کے شواہد ملتے ہیں۔ آپؐ خوشبو کو بے حد پسند فرماتے تھے اور طبع نفیس کی مزید تزئین و آرائش کے لیے خوشبو استعمال فرماتے تھے۔ آپؐ کبھی خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے(57)۔ آپؐ کی پسندیدہ خوشبوؤں میں مشک، عود اور عنبر ہیں(58)۔ ابن قیمؒ لکھتے ہیں آپؐ کی پسندیدہ خوشبو کستوری تھی۔ آپؐ حنا کی کلیوں کو بھی بہت پسند فرماتے تھے(59)۔ آپؐ کے پاس ایک عطردان تھا جس میں سے آپؐ عطر لے کر لگایا کرتے تھے(60)۔

## فطری حسن کے تحفظ وبقا کی سعی وکاوش:

آپؐ نے امت کو تاکید فرمائی ہے کہ "اثمد سرمہ لگایا کرو یہ بینائی تیز کرتا ہے اور پلکیں اُگاتا ہے"(61)۔ آپؐ کا اپنا معمول اس ضمن میں یہ تھا کہ آپؐ روزانہ رات کو جب بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سرمہ ڈالتے(62) بالعموم آپؐ رات کو ہی سرمہ لگایا کرتے تھے تاہم ایک روایت دن میں سرمہ لگانے کی بھی ملتی ہے(63)۔ رات کو سرمہ لگانے کی تاکید کے حوالے سے مناویؒ لکھتے ہیں: رات کو سرمہ لگانا آنکھوں کے لیے بہت مفید اور نافع ہے۔ یہ حرارت کو تسکین بخشتا ہے۔ اور آنکھوں کے [ان] کونوں گوشوں میں نہیں پہنچ پاتا [جہاں جانے سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے] اور اس کی تاثیر سے بھرپور استفادہ ممکن ہو جاتا ہے(64)۔

آپؐ کے اس معمول مبارک اور اس کی تاکید سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے عطا کردہ فطری حسن کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال اور اس کی بقا کے لیے ہر ممکنہ اقدام مومن کی ذمہ داری ہے۔ جیسے یہاں پلکوں کے اُگانے اور بینائی کے تیز ہونے کا تذکرہ ہے ویسے ہی اللہ کے عطا کردہ تمام قوائے جسمانی کی صحت اور خوب صورتی کے تحفظ وبقا کے لیے اقدام کرنا لازم ہے۔

## انگوٹھی کا استعمال:

روایات کے مطابق آپؐ نے بطور زینت و آرائش ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

نبی کریمؐ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی۔ پھر فرمایا اس (انگوٹھی) نے آج مجھے تم لوگوں (کی طرف توجہ کرنے) سے مشغول رکھا ہے۔ ایک دفعہ اس کی طرف دیکھنا، پھر ایک دفعہ تمھاری طرف دیکھنا۔" پھر آپؐ نے اسے پھینک دیا(65)۔ اس کی شرح میں مولانا عطاء اللہ بھوجیانی لکھتے ہیں "اس حدیث میں جس انگوٹھی کا ذکر ہے وہ آپؐ

نے زینت کے لیے بنوائی تھی لیکن جب دیکھا کہ آپؐ صحابہؓ کی طرف توجہ نہیں کرپا رہے تو آپؐ نے حرمت کی نہیں بلکہ کراہت کی وجہ سے اسے پھینک دیا تھا۔(66)

خوش وضعی اور متاثر کن، نفیس شخصیت کے بہت سے معاشرتی فوائد ہیں مثلاً یہ معاشرے میں ایک باعزت مقام کی تحصیل میں تو بہت معاون ثابت ہوتی ہی ہے علاوہ ازیں حکماء فرماتے ہیں کہ جس نے کپڑے صاف ستھرے پہننے کی عادت رکھی، اچھالباس پہنا اس کی فکر میں انتشار کم ہوگا اور جس نے خوشبو لگانے کی عادت بنائی اس کی عقل بڑھے گی۔ جو بڑے ناخن رکھے گا اس کے ہاتھ چھوٹے رہ جائیں گے۔ گندے رہنے، نفاست اختیار نہ کرنے والے افراد معاشرے میں ناپسندیدہ گردانے جاتے ہیں اور نتیجتاً ان کی زندگی میں بہت سے مسائل و مشکلات بھی در آتی ہیں(67)۔ خوب صورت، تروتازہ اور ہشاش بشاش ہونے کی صورت میں فرد مضبوط اور توانا بھی لگتا ہے جو معاشرے میں اس کی بقا اور تحفظ کے لیے لازمی ہے۔ نازی بیگار کیمپ سے زندہ بچ آنے والے وکٹر فرینکل نے اس حوالے سے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ بیگار کیمپ میں ایک قیدی ڈاکٹر نے، جو عملے میں شامل ہو چکا تھا، فرینکل کو ہدایت کی کہ روزانہ شیو کرو خواہ شیشے کے کسی ٹوٹے ہوئے ٹکڑے سے ہی کیوں نہ کرنی پڑے اور خواہ اس کے لیے تمھیں اپنے پاس موجود روٹی کا آخری ٹکڑا ہی کیوں نہ قربان کرنا پڑے۔ اس سے تم جوان اور خوب صورت دکھائی دوگے صحت مند لگو گے تمھارے گال سرخ اور توانا نظر آئیں گے تو تمھیں گیس چیمبر مرنے کے لیے نہیں بھیجا جائے گا۔ ہشاش بشاش رہو تاکہ بیمار یا کمزور نہ لگو (68)۔ اور گویا لوگوں کو ترنوالہ نہ لگو۔ اسی طرح خوشبو کا معاملہ ہے جسے لگانے سے شخصیت کا ایک ظاہری خوش گوار تاثر تو سامنے آتا ہی ہے مزید بر آں اس کے طبی فوائد بھی بہت سے ہیں۔ مثلاً

محدثین کرام کی سوانح کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ وہ غسل کرکے اپنے بہترین لباس زیب تن کرتے۔ خوشبو لگاتے۔ پھر درس کے لیے تشریف رکھتے تھے۔ لہٰذا ہر مسلمان، جسے تبلیغ کا فریضہ سونپا گیا ہے، پر لازم ہے کہ اپنی شخصیت کو متاثر کن، جاذب نظر اور خوش گوار بنائے تاکہ جب وہ کہیں اپنا پیغام و دعوتِ حق دینے لگے تو لوگ اس کی بات سننے پر خود کو فوراً آمادہ پائیں۔ پراگندگی، منتشر اور بدوضع حلیہ لوگوں کو آپ کی طرف متوجہ ہونے سے روکتا ہے۔ یہ امر میں اسوۂ مطہرہ اور جدید تحقیقات دونوں سے ثابت ہے۔ البتہ تزئین و آرائش اور تجمل کے ضمن میں چند امور کا ملحوظ رکھنا لازمی ہے:

- ❖ شرعی حدود و قیود سے تجاوز نہ کیا جائے۔ لباس ساتر ہو اور شریعت کے طے کردہ معیارات کے عین مطابق ہو۔ اسراف و تبذیر سے کام نہ لیا جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی عطا کردہ نعمت کے آثار دیکھ کر خوش ہوتے ہیں تاہم اعتدال و توازن کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیے۔ عصرِ حاضر میں Brands کا

ایک دلدل ہے جو ہم سب کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور ہم اس میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ نام نہاد مقام (Status) دکھانے کے لیے بے جا خرچ کرتے چلے جانا شرعاً غلط ہے۔ لہٰذا دانش مندی اور فہم و فراست سے خرچ کرنا چاہیے۔

- ❖ ہر لمحہ اپنے نفس کی کڑی نگرانی اور محاسبہ کرنا چاہیے کہ تکبر، ریا اور حبّ جاہ کا عفریت نہ جنم لے لے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ سے ایک صاحب نے پوچھا حضرت اچھے کپڑے پہننا کیا شریعت میں ناپسندیدہ ہے؟ کہا کون منع کرتا ہے۔ اگر ریا یا فخر کے لیے نہ ہو تو آسائش کی اجازت ہے بلکہ آسائش سے آگے بڑھ کر آرائش کی بھی ممانعت نہیں ہے۔ اگر ریا اور فخر کا مرض نکل جائے تو اس کی اجازت ہے کہ راحت کا بلکہ تجمل کا بھی سامان کریں(69)۔
- ❖ ہر فرد کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ دوسروں کو احساس کم تری میں مبتلا کرنے کا سبب نہ بنیں۔

## اختتامیہ:

ابلیس کا یہ قول کہ "میں انسانوں کے لیے (قبح شر، گناہ، ظلم کو) مزّین کر دوں گا" اس حقیقت پر دلالت کرتا ہے کہ انسان فطرتاً حسن پسند ہے خوب صورتی اور جمالیات کو پسند کرتا ہے۔ خوب صورت چیز اسے اپنی جانب مائل کرتی ہے۔" لہٰذا آرائش و تجمل عین فطری جذبہ ہے۔(70) سطور بالا میں آنجنابؐ کے اسوۂ حسنہ سے ماخوذ چند امثلہ پیش کی گئی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ روزمرہ زندگی میں شخصی تزئین و آرائش اور تجمّل کے حوالے سے ایک مسلمان کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے۔ آپؐ کا طرزِ عمل جو ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، اس باب میں کافی و شافی رہنمائی کرتا ہے کہ مسلمان کو خوش لباس، نفیس، خوش وضع اور جاذبِ نظر دکھائی دینا چاہیے۔ اس کے بے شمار معاشرتی فوائد ہیں۔ اچھے حلیے میں رہنا نہ صرف فرد کی نفسیات، اس کی کارکردگی اور مزاج پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے بلکہ معاشرے میں اس کے باعزت مقام اور اس کی بقا میں بھی اساسی کردار ادا کرتا ہے۔ لہٰذا اعتدال و توازن کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے پاس موجود وسائل کو دانش مندی اور سلیقے سے بروئے کار لاتے ہوئے اپنی شخصیت کی تراش خراش کرنا اور خوب صورت دکھائی دینا عین شریعت کا مطلوب و مقصود ہے بشرطیکہ مرد عورت کے لیے جو الگ الگ دائرے شریعت نے رکھے ہیں ان سے تجاوز نہ ہو۔ نیز مندرجہ بالا معروضی حقائق کی روشنی میں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ایک جاذبِ نظر، خوش کن شخصیت Pleasing Personality کی تشکیل کا تصور مغربی اختراع نہیں بلکہ یہ حضرت محمدؐ کا عطا کردہ تحفہ ہے۔

## حواشی:

1- Kim Johnson, Sharron J. Lennon and Nancy Rudd, "Dress, body and self: research in the social Psychology of dress" in *Fashion and Textile*, 2014, 1: 20, p:

2- Roach-Higgins, "Social Science aspects of Dress: New Directions" in *A Social Science of dress 1947-1966: A personal view*, ed. By S.J. Lennon and L. D. Burns, ATAA, p: 2-24

3- Kim Johnson et al, Dress, body and self research in the social Psychology of dress" in Fashion and Textile, 2014, 1: 20, p:

4- Johnson KKP and Lennon SJ, "The Social Psychology of dress" in *Encyclopedia of World dress and Fashion*, ed. By JB, New York, 2014

5- Lennon SI and Davis LL, "Clothing and human behaviors from a social cognitive framework theoretical perspectives" in *Clothing and Textile Research Journal*, 1989, 7 (4), 41-48

6- Adam H. and Galinsky A.D., "Enclothed Cognition" in *Journal of Experimental Social Psychology*, 2010, 48 (4), p: 918-925

7- Roberts Sc. Ed al, Distinguishing between perceiver and wearer effects in clothing associated attributes" in *International Journal of Evolutionary Approaches to Psychology and Behavior*, 2010, 8 (3), p: 350-364

8- Ibid.

9- Frank MG. Glorich, "The dark side of self and social perception black uniform and aggression, in professional sports" in *Journal of Personality and Social Psychology*

10- Napolean Hill, *The Laws of Success*, (India Master Mind Books, 2006), p: 402

11- مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح مشمولہ موسوعہ الکتب الستۃ، (ریاض دارالسلام، طبع اول 2000ء)، ح: 275

12- اردو لغت تاریخی اصول پر، (کراچی، اردو ڈکشنری بورڈ، 1983ء) ج: 5، ص: 198-199 بذیل مادہ

13- الملک: 5

14- الحجر: 16

15- آل عمران: 14

16- الاعراف: 26

17- النحل: 8

18- النحل: 6

19- ابو داؤد سلیمان بن الاشعث، سنن، مشمولہ موسوعہ الکتب الستۃ (ریاض دارالسلام طبع اول 2000ء) ح 1468

20- المتقی الھندی علی بن حسام الدین، کنز العمال فی السنن والاقوال، (بیروت مؤسسۃ الرسالہ، طبع پنجم، 1985ء)، ح 42402

21- ترمذی ابو عیسیٰ محمد بن سورۃ، جامع الصحیح، مشمولہ موسوعہ الکتب الستۃ(ریاض دار السلام طبع اول 2000ء)ح:

22- مالک بن انس، الموطاء، (بیروت دار احیاء التراث العربی 1985ء)، کتاب الشعر، ح:7

23- العینی بدر الدین ابو محمد محمود، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، (بیروت دار الکتب العلمیہ طبع اول، 2001ء)ج:21، ص72

24- بیھقی ابو بکر احمد بن حسین، الجامع لشعب الایمان، (مکتبۃ الرشید، طبع اول 2003ء)، ح:5758

25- ابو داؤد، سنن، ح:4092

26- ابو داؤد، سنن، ح:4063

27- امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، (لاہور فاران فاؤنڈیشن، 2009ء)، ج:3، ص244

28- قرطبی ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، (بیروت مؤسسۃ الرسالہ طبع اول 2006ء)، ح:9، ص:185

29- عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، (لاہور، پاک کمپنی س ن) ص:367

30- Roch Higgins M. Eaid Eicher J. B., “Dress and identity” in *Clothing and Textiles Research Journal*, 10 (4), 1992

31- متقی الھندی، کنز العمال، ح:18282

32- ابن سعد محمد بن سعد بن منیع، الطبقات الکبریٰ، (قاہرہ مکتبہ الخانجی، طبع اول 2001ء، ج:۱، ص:394-395

33- ترمذی ابو عیسیٰ محمد بن سورۃ، الشمائل المحمدیہ، (بیروت، داراحیاء التراث العربی، س ن) ص52-61 مفصل

34- ابن قیم ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، (بیروت دار الکتاب العربی، طبع اول 2005ء)، ج:۱، ص: 51

35- ابو داؤد، سنن، ح:4037

36- ترمذی، جامع، ح:2811

37- بخاری، جامع، ح:5786

38- ابو الشیخ الاصبھانی، اخلاق النبیؐ، ص177

39- ابن مبارک شیخ الاسلام عبد اللہ، الزھد والرقائق، (ریاض دار المعراج طبعہ اول 1995ء)، ص64

40- ابن مبارک، الزھد، ص264

41- ابن ابی شیبہ ابو بکر عبد اللہ بن محمد، المصنف، (بیروت، مؤسسۃ علوم القرآن، طبع اول 2006ء)، ح:30372

42- ابو داؤد، سنن، ح:4089

43- ابی الشیخ الاصبہانی ابو محمد عبد اللہ بن محمد، اخلاق النبیؐ و آدابہ، (دار الکتاب العربی، طبع ثانیہ 1986ء، ص 105)

44- احمد بن حنبل، مسند، ح: 7904

45- احمد، مسند، ح: 7901

46- نسائی ابو عبد الرحمٰن شعیب بن علی، سنن، (مشمولہ موسوعہ الکتب الستۃ ریاض دار السلام طبع اول 2000ء) ح: 1382

47- ابو الشیخ الاصبہانی، اخلاق النبیؐ، ص 148

48- البانی ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، (ریاض دار المعارف للنشر والتوزیع، س ن )، ح: 1960

49- ایضاً، ح: 500

50- ایضاً، ح: 2252

51- ایضاً، ح: 1123

52- نسائی ابو عبد الرحمٰن شعیب بن علی، سنن، مشمولہ موسوعہ الکتب الستۃ، (ریاض دار السلام، 2000ء)، ح: 1382

53- بیہقی ابو بکر حسین، دلائل النبوۃ، (قاہرہ دار الریان 1988ء) 1: 236

54- الھیثمی نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، (المملکۃ العربیۃ السعودیہ، دار المنہاج طبع اول 2015ء)، ح: 8815

55- الزبیدی محب الدین محمد مرتضیٰ، تاج العروس من جواہر القاموس، (کویت، طبع اول 2000ء) بذیل مادہ

56- نسائی، سنن، ح: 5234

57- بخاری، جامع، ح: 5929

58- الکتانی شیخ عبد الحیئ، نظام الحکومۃ النبویۃ، (بیروت س ن)، ج: 2، ص 36

59- ابن قیم عبد اللہ محمد بن ابی بکر، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، (بیروت دار الکتاب العربی طبع اول 2005ء)، ج: 1، ص: 178

60- ابو داؤد، سنن، ح: 18290

61- البانی، سلسلۃ الصحیحۃ، ح: 24

62- متقی الھندی، کنز العمال، ح: 18305

63- سیوطی جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر، الشمائل الشریفہ و شرحھا الامام المناوی (دار العلم للطباعۃ والنشر، طبع اول 1991ء)

64- سیوطی، شمائل [شرح] بذیل ح: 7139، ص 354؛ ضیا المقدسی عبد اللہ محمد بن عبد الواحد، الامراض والکفارات والطب والرقیات، (دار ابن عفان طبع اول 1415ھ)، باب ذکر الاثمد، ح: 38

65- البانی، سلسلۃ الصحیحۃ، ح: 1192

66- بھوجیانی ابی الطیب محمد عطاء اللہ حنیف، التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی، (لاہور المکتبہ السلفیہ، س ن)، ج: 5، ص: 402

67- ابن الجوزی جمال الدین ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی، صید الخاطر مترجمہ [ بعنوان] دل کی دنیا (کراچی دار الاشاعت 2004ء)، ج: ا، ص 104۔105

68- Victor E Frankl, *Man's Search for Meaning* (USA, Beacon Press, 2006), p: 19

69- تھانوی اشرف علی، ملفوظات حکیم الامت، (ملتان ادارہ تالیفات اشرفیہ، 1442ھ)، ج: 25، ص: 340

70- نصیر احمد ناصر، اسلامی ثقافت، (لاہور، فیروز سنز، س ن)، ص 373